

## مسئلہ حجاب: فرانسیسی مسلمان خواتین اور اسلامی تعلیمات

*Source of Veil: French Muslim Women and Islamic Teachings*

\* عازی عبدالرحمن قاسمی

\*\* محمد مجتبی

### **Abstract:**

Human history is replete with preposterous and unjustifiable incidents of unearned sufferings against the women. Sometimes they were maltreated and molested harshly and sometimes they were abused, persecuted bestially. Contrary to these incidents occasionally they were considered superior and super angelic but on the contrary Islam has bestowed a dignified status to them regarding their rights and responsibilities. In this regard a comprehensive manifestation has been introduced by the Islam and until this manifestation was being followed by the Muslims no single complain was lodged by any woman against the violation of her basic in the Islamic societies till the climax of Islamic regime. But today some European countries are holding discussions to impose illegal sanctions against the veil of women and girls. The parliament of France has approved a discriminatory law against veil of the Muslim women or girls. It is amazing that Christian nun is at her liberty to cover her head with scarf or not but if Muslim women consider themselves safe in veil they are contemptuously scorned with derision and disdained. In this article views of France and Islamic teachings have been brought under discussion.

\* پیغمبر ار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ولابیت حسین اسلامیہ ڈگری کالج، ملتان، پاکستان۔

\*\* پرنسپل اسپر کالج، ملتان، پاکستان۔

انسانی تاریخ کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ عورت ہمیشہ افراط و تفریط کا شکار رہی ہے کہیں تو اس کے ساتھ جیوانوں سے بھی بدتر قرار دے کر شرمناک سلوک کیا گیا اور کہیں اسے مردوں سے بھی اعلیٰ وارفع سمجھا گیا مگر اسلام نے عورت کے مقام و مرتبہ اور حقوق و فرائض کے حوالے سے انتہائی متوازن لائجہ عمل پیش کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک اسلام سر بلند رہا اور مسلم معاشروں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل ہوتا رہا تب عورت کی طرف سے کبھی حق تلفی اور عدم مساوات کا شکوہ نہیں کیا گیا، کبھی ایسا نہ ہوا کہ عورتوں نے اپنے حقوق کے لیے انجمنیں (NGOs) بنائے اور احتجاج کیا ہو یا مردوں کے خلاف واک کی ہوا کہ لیے کہ عورت کے حقوق و فرائض کے حوالے سے اسلام کی دی گئی تعلیمات پر عمل کرنے سے کبھی ان چیزوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہو سکتی۔

مغربی دنیا میں عورت ہمیشہ ظلم و ستم کا نشانہ رہی تھی اور پچھلے دو سو سال سے اس کا رد عمل یہ سامنے آیا کہ عورت کو ہر میدان میں مردوں کے ساتھ اب یکاں طور پر شریک کار تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسے مرد کے مقابلہ میں ایک عورت تسلیم کرنے کی بجائے مرد ہی سمجھا جا رہا ہے۔ اسے گھر میں رہ کر پچھلے اور گھر سنبھالنے کی بجائے اپنی فطرت کے منافی امور بھی سونپے جا رہے ہیں۔ گویا عورت کو اب ایک دوسری انتہاء پر پہنچادیا گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نقصانات سے چشم پوشی کی جا رہی ہے بلکہ الثایہ دلائل دیے جا رہے ہیں کہ عورت کے لیے اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود رہنے سے اس کی حق تلفی ہوتی ہے اور مردوں کے شانہ بشانہ نہ چلنے سے معاشرتی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عورتوں کے لیے حکم حجاب ان کو قید کرنا ہے جو کہ ان کے ساتھ زیادتی ہے۔

چنانچہ یورپ کے بعض ممالک میں حجاب پر پابندی کی بحثیں ہو رہی ہیں اور فرانس نے تو حجاب پر پابندی کا قانون منظور کر لیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو عیسائی نن اپنے منذہب پر عمل کرتے ہوئے اسکارف سر پر لینے میں آزاد ہیں لیکن وہیں پر مسلمان عورت اگر خود کو حجاب میں محفوظ تصور کرتی ہے تو اس پر طعن و تشنیع کیا جاتا ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں حجاب (چہرہ کا پردہ) کے حوالہ سے فرانس کا موقف اور حجاب کے خلاف قانون سازی سے متاثر ہونے والی مسلمان خواتین کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل پیش کیا گیا ہے۔

## فرانس میں حجاب کے خلاف قانون سازی:

موجودہ مغربی تہذیب نے اہل یورپ کی مذہبی اقدار کو مٹا دیا ہے۔ اس وقت وہ اخلاقی اختطاط کا بری طرح شکار ہیں۔ مردوں عورت کے آزادانہ میل جوں کے نتیجہ میں یورپیشن اقوام جنسی بے راہ روی میں بتلا ہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنے اخلاقی اور معاشرتی زوال سے قطع نظر کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی افکار کو تزویج دے رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں آج کل اسلامی ثقافت کی پہچان حجاب کو موضوع سخن بنایا ہوا ہے۔ کہ اسلام نے عورتوں کو کمزور درجہ دیا ہے انہیں گھر کی چار دیواری میں قید کر کے ان کی آزادی چھین لی ہے انہیں مردوں کے تابع بنانا کران کی حق تلفی کی ہے، عورت کی شخصی آزادی کو بھی اسلام نے سلب کر لیا ہے وہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا تو درکنارِ لباس وغیرہ کا انتخاب بھی نہیں کر سکتی، اور پردازی کی اوٹ میں ہو کروہ کسی کام کے سلسلے میں نکل سکتی ہے، قیدِ حجاب کے بغیر اس کے لیے چار دیواری سے باہر نکلنے پر پابندی عائد کرنا عورت کے ساتھ ظلم ہے۔ اس قسم کے نظریات اور خیالات عصر حاضر میں اسلام دشمنی میں تیزی سے پھیلانے جا رہے ہیں۔

چنانچہ اس حوالے سے شمالی امریکہ کا پہلا اور سب سے بڑا اخبار "اردو ٹائمس" کی رپورٹ جو بروز بدھ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۰ کو شائع ہوئی اس کے مطابق:

"پیرس میں فرانسیسی بینٹ نے چہرے کے پردازے پر پابندی کے قانون کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت عوامی مقامات پر چہرے کا پرداہ کرنے کی صورت میں خواتین کو ۱۹۰۰ اڈا الرجرمانہ اور کسی بھی مرد کی طرف سے اپنی بیوی اور بیٹی کو چہرے کا پرداہ کرنے پر مجبور کرنے کی صورت میں ۳۰ ہزار یوروجرمانہ اور ایک سال قید کی سزا دی جاسکے گی۔ فرانسیسی قومی اسمبلی نے جولائی میں ۳۳۵ ووٹوں سے اس قانون کی منظوری دی تھی جس کی اب بینٹ نے بھی منظوری دے دی ہے، اگرچہ اس بل میں اسلام کا حوالہ نہیں دیا گیا تاہم صدر نکو لیں سر کوزی کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد مسلم خواتین کو چہرے کے پردازے کیلئے زبردستی سے روکنا ہے۔ اس قانون کے بعد مسلم خواتین کسی عوامی مقام پر چہرے کا پرداہ نہیں کر سکیں گی تاہم فرانس کی آئینی عدالت اس قانون پر عملدرآمد روکنے کا اختیار رکھتی ہے۔ فرانس کے بعض اعتدال پسند حقوق اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی اس قانون کی مخالفت کی ہے اور ان کا

موقف ہے کہ یہ فرانس کی اقدار کے خلاف ہے اس قانون کے بعد تمام گلیوں مارکیٹوں، تجارتی مرکز اور تفریحی مقامات پر خواتین چہرے کا پردہ نہیں کر سکیں گی۔ بیلچیم اپین اور بعض دیگر ممالک میں بھی اس حوالے سے قانون سازی کا عمل جاری ہے۔ اس قانون کی منظوری کے بعد ۲ ماہ کی مدت کے دوران خواتین کو اس قانون کی تعلیم دی جائے گی اور اس کے بعد خلاف ورزی پر جرمانہ اور ایک سال قید کی سزا ہو سکے گی۔ مذکورہ قانون سینیٹ میں ۲۳۶ ووٹوں کی حمایت سے منظور ہوا جبکہ مخالفت میں صرف ایک ووٹ ڈالا گیا۔<sup>۱</sup>

اس رپورٹ کی روشنی میں اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک بڑی رقم بطور جرمانہ ادا کرنی ہو گی اور ایک سال قید کی سزا اسامنا کرنا پڑے گا۔

لمحہ فکریہ کی بات یہ ہے کہ اگر اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانہ دینا پڑے تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ جہاں وہ لوگ ضروریات زندگی اور دیگر استعمال کی اشیاء پر خرچ کریں وہاں حجاب کا بھی جرمانہ دیں۔ اور جن لوگوں کی گزر بسر ہی مشکل سے ہو رہی ہے یا متوسط طبقہ وہ ان حالات میں کیا کرے؟ اور اگر وہ اس جگہ کو چھوڑنا چاہیں تو بھی ان کے لیے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں ایک جگہ ان کا جما ہوا کار و بار، زمینیں و جانبیہ داد ہے اور نئی جگہ و نئے علاقوں میں درپیش مسائل باخصوص معاشری مسئلہ کا حل خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ اور غربت و فاقہ کی وجہ سے دین کے دیگر اہم شعبہ جات متاثر ہے ہوں اور «کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا»<sup>۲</sup> کا مصدقہ نہ بن جائیں۔

اب یہاں چند باتیں غور طلب ہیں۔

۱. احکام حجاب سے شریعت کا مقصود کیا ہے؟
۲. کیا اسلام نے ہر حال میں عورت کو گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے؟ تعلیمی، تجارتی یا کسی ہنگامی صورت میں وہ باہر نہیں نکل سکتی؟ اگر نکل سکتی ہے تو اس کی نوعیت اور دائرہ کار کیا ہے؟
۳. حجاب کی کیا شرائط ہیں؟
۴. احکام حجاب میں کن لوگوں سے رخصت ہے؟
۵. کونسے اعضاء کا حجاب ہے اور باخصوص عورت کے چہرے کا حجاب ہے یا نہیں؟
۶. فرانس کے موجودہ حالات میں اگر مسلمان عورتیں مجبوری کی حالت میں حجاب نہ کریں تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

### حجاب اور اسلامی تعلیمات:

حجاب کے احکامات اسلام میں پانچ ہجری کو نازل ہوئے۔<sup>۳</sup>

#### ستر اور حجاب میں فرق:

عام طور پر ستر اور حجاب کو متراوف سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ان کے درمیان فرق ہے جو مختصر اذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ستر عورت بذات خود فرض ہے عام ازیں کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو جبکہ حجاب کا تعلق دوسروں سے ہے اگر کوئی غیر محرم موجود ہے تو عورت کے لیے حجاب کی پادراری ضروری ہو گی۔

۲۔ ستر عورت ہر مسلمان کے لیے لازم ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ حجاب کا تعلق صرف خواتین سے ہے۔<sup>۴</sup>

قرآن کریم میں حجاب سے متعلقہ سات آیات نازل ہوئی ہیں۔ تین سورہ نور میں اور چار سورہ احزاب میں ہیں۔ حجاب کا حکم نبی کریم ﷺ کی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد نازل ہوا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حجاب کے متعلق سب سے پہلے نازل ہونے والی یہی آیت ہے جس کو آیت حجاب کہا جاتا ہے۔<sup>۵</sup>

آیت حجاب یہ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النِّسَاءِ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَّمَا وَلَكُنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعَمْتُمْ فَأَنْتُشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النِّسَاءَ فَيَسْتَحِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُولِّكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ ثُوَّدُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَرْوَاحَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ<sup>۶</sup>

”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر اس وقت کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے نہ اس کی تیاری کا انتظام کرتے ہوئے لیکن جب تمہیں بلا یا جائے تب داخل ہو پھر جب تم کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور بالتوں کے لیے جم کرنے بیٹھو کیونکہ اس سے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتا ہے اور حق بات کہنے سے اللہ شرم نہیں کرتا اور جب نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا

کروں میں تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی ہے اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ تم اپ کی بیویوں سے آپ کے بعد کبھی بھی نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑا نہ ہے۔“

ان آیات میں ازواج مطہرات سے سوال کرتے وقت پر دے کی آڑ اور اوت کا ذکر ہے مگر یہ حکم

تمام خواتین اسلام کے لیے ہے۔

امام ابو بکر جصاصؓ (م-۷۳-۷۰) آیت حجاب کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وهذا الحكم وإن نزل خاصا في النبي صلى الله عليه وسلم وأزواجه فالمعنى عام

فيه وفي غيره إذ كنا مأمورين باتباعه والاقتداء به إلا ما خصه الله به دون أمته<sup>۷</sup>

”اور یہ حکم اگرچہ نبی کریم ﷺ کی ازدواج کے بارے میں نازل ہوا ہے تاہم اس کا معنی عام ہے اور ہم احکامات کی پیروی کرنے کے پابند ہیں مگر وہ احکامات جن کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص کیا ہے۔“

قرآن کریم میں دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زَوَاجَكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَالِهِنَّ  
ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفُنَ فَلَا يُؤْدَيْنَ<sup>۸</sup>

”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر چادر میں لٹکایا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر ستائی نہ جائیں گی۔“

امام جصاص اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

هذه الآية دلالة على أن المرأة الشابة مأمورة بستر وجهها عن الأجنبيين وإظهار

الستر والعفاف عند الخروج لثلا يطبع أهل الريب فيهن<sup>۹</sup>

”یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نوجوان عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو چھپائے، اور وہ اس بات پر بھی مامور ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت ستر اور عفت آبی کا اظہار کرے تاکہ مشکوک افراد ان سے غلط امید و طبع نہ کر پائیں۔“

اسی طرح احادیث سے بھی پرده کا ثبوت ہوتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

«كَانَ الرُّكْبَانُ يَمْرُونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَادُوا بِنَا سَدَّلْتُ إِلْحَدَانًا جَلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاءَوْزُونَا كَشْفَنَاهُ»<sup>۱۰</sup>

”مکہ (دوران حج و عمرہ) سوار ہمارے سامنے سے گذرتے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ہوتے پہل جب سوار ہمارے سامنے آجائے تو ہم اپنے جلباب اپنے سر سے منہ پر ڈال لیتیں (اس طرح کہ کپڑا منہ سے الگ رہتا) اور جب وہ گذر جاتے تو ہم پھر منہ کھول لیتے۔“

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

«أَمْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُخْرِجُوهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقِ، وَالْحُيَّضَ، وَذَوَاتِ الْحَدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَرِلُنَ الصَّلَاةَ، وَيَشْهَدُنَ الْحُسْنَى، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ،» فُلُثْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلْحَدَانًا لَا يَكُونُ لَهَا جَلْبَابٌ،

قال: «لِتُلْبِسْهَا أَخْتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا»

”رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن ہمیں اور پردہ نشین اور جوان عورتوں کو نکلنے کا حکم دیا، بہر حال حاضر نماز سے علیحدہ رہ کر بھائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سے جس کے پاس چادر نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا چاہیے کہ اس کی بہن اپنی چادر اس کو پہنا دے۔“

یہ نصوص حجاب کی اہمیت پر بڑی وضاحت سے دلالت کر رہی ہیں۔ بہر کیف ان کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں جو حجاب کی تاکید و اہمیت پر دلالت کرتے ہیں طوالت کے خوف سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

**تعامل الناس:**

تعامل الناس بھی بھی ہے کہ ہمیشہ سے اس بات پر عمل ہوتا چلا آ رہا ہے کہ عورتیں نقاب و حجاب میں باہر نکلتی ہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (م-٥٥٥-٥٥٥) فرماتے ہیں:

إِذْ لَمْ تَرْزُلِ الرِّجَالُ عَلَى مَرِ الزَّمَانِ مَكْشُوفِ الْوِجْهِ وَالنِّسَاءُ بَخْرَجْنَ مُنْتَقِبَاتٍ فَلَوْ

استَنْوُا لِأَمْرِ الرِّجَالِ بِالْمُنْتَقِبِ أَوْ مَنْعَنِ الْخُرُوجِ

”اس لیے کہ ہمیشہ سے یہ طریقہ کار چلا آ رہا ہے کہ مرد ہر زمانے میں کھلے چھرے کے ساتھ باہر نکلتے ہیں، جب کہ عورتیں نقاب پہن کر باہر نکلتی ہیں۔“

### احکام حجاب سے شریعت اسلامیہ کا مقصود:

حجاب کے احکام سے شریعت اسلامیہ کا مقصود عفت و عصمت کی حفاظت ہے اسی لیے وہ تمام وسائل و ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اس مقصد کے حصول میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں پرده کا حکم ہے کیونکہ بے پردگی غیر محروم مردوں کے لیے دیکھنے کا ذریعہ ہے اور مردوں کو عورتوں کے خدوخال کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے جو وسائل کا باعث ہے۔ نیز آیت حجاب میں ازواج مطہرات سے پرده کے پیچھے سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اس کی علت پاکیزگی قلب بیان ہوئی ہے۔ چونکہ طہارت قلب کی ضرورت جیسے ازواج مطہرات کو ہے ویسے ہی عام عورتوں کو ہے اس لیے شریعت چاہتی ہے کہ مرد و عورت دونوں اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کریں اور اپنے دلوں میں پاکیزگی کو پیدا کریں۔

### حجاب کا دائرة کار:

حجاب کے دائرة کار کے حوالہ سے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۷۶۱ھ) نے جو تفصیل بیان کی اس کا مفہوم درج ذیل ہے۔

”خواتین کا اپنے جسم کو گھر کی چار دیواری میں اس طرح چھپانا کہ ان کی ذات اور ان کے لباس اور ان کی ظاہری اور چھپی ہوئی زینت کا کوئی حصہ کسی اجنبی مرد کو نظر نہ آئے۔ وہ اپنے گھر میں رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔“

اس کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَقُنْنَ فِي بُيُوتِكُنْ<sup>۱۳</sup>

قرآن کریم کی طرح احادیث مبارکہ بھی اسی بات کی تائید کی کرتی ہیں کہ صنف نازک کو بلا ضرورت گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

»الْمَوَّأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا حَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ«<sup>۱۴</sup>

”عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے۔“

مندرجہ بالا حدیث بالکل وضاحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ عورت کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ گھر میں رہے اور اپنی ذات کو اخوبی مردوں سے چھپائے۔ مگر بعض اوقات عورت کو اپنی حواسِ طبیعیہ کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس صورت میں شریعت نے اس کے لیے گھر سے نکلنے کی اجازت دی ہے۔<sup>۱۵</sup>

حدیث میں ہے: «إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ بِالْحَاجَةِ»<sup>۱۶</sup> تحقیق تمہیں اپنی حاجت کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

لیکن اس سلسلے میں قرآن کریم نے لائجِ عمل دیا کہ باہر نکلتے وقت خود کو بڑی چادر میں چھپا کر نکلیں۔

ارشادِ ربانی ہے:

يَا يَهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا إِرْأَوْا حَلَقَ وَبَتَّكَ وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَلَابِيْهِنَّ<sup>۱۷</sup>  
ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفَنَ فَلَا يُؤَدِّيْنَ<sup>۱۸</sup>

”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر ستائی نہ جائیں گی۔“

قرآن کریم نے عورتوں کو وقت ضرورت باہر جانے کی اجازت دی اور بڑی چادر اور ڈھنڈ کر ان کو نکلنے کی ہدایت کی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شریعت نے عورتوں کے بالکلیہ باہر نکلنے پر پابندی نہیں عائد کی بلکہ جلباب کے ساتھ نکلنے کی اجازت دی ہے۔

حجاب کی شرائط:

- ۱۔ حجاب اس قسم کا ہو جس سے پورا بدن چھپ جائے الاؤہ جس کا استثناء کیا گیا ہے۔<sup>۱۹</sup>
- ۲۔ ایسا حجاب نہ اختیار کیا جائے جو بذات خود زینت بن جائے اس کو قرآن کریم میں تحریج کہا گیا ہے۔<sup>۲۰</sup>
- ۳۔ اتنا باریک کپڑا نہ ہو اور نہ ہی اتنا چست ہو جس سے بدن کے نشیب و فراز واضح ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

«صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعْهُمْ سِيَاطُّ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ غَارِبَاتٌ مُمْلَاثٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسِنَمَةِ الْبُحْتِ

الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا  
وَكَذَا»<sup>۲۰</sup>

”وزرخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسرا قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھکلی ہوئی ہیں اس عورتوں کے سر بخختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔“

۴۔ خوشبو میں بسا ہوانہ ہو۔

ارشاد نبوي ﷺ ہے:

«الْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرْتُ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» یعنی زانیہ<sup>۲۱</sup>

”وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔“

۵۔ مرد کے مشابہ نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«لَعْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ،  
وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ»<sup>۲۲</sup>

”کہ حضور ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کے مشابہ بنیں، اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کے مشابہ بنیں۔“

۶۔ کافر عورتوں کے مشابہ نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَبَ مِنْ قَبْلِ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمْدُ فَقَسَطْتُ فُلُزُّهُمْ،  
وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَسِقُؤُنَ<sup>۲۳</sup>

”اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب (آسمانی) ملی تھی پھر ان پر مدت لمبی ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:  
وَلَا يُكُفِّرُونَا نَحْنِي مطلق عن مشايختهم<sup>۲۴</sup>

”(آیت کریمہ) میں مطلقاً غیر مسلموں کی مشاہدت اختیار کرنے سے منع کیا گیا۔“  
علامہ ابن کثیر (م ۷۲۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ولهذا نحنى الله المؤمنين أن يتشبهوا بجم في شيء من الأمور الأصلية والفرعية<sup>۲۵</sup>  
”الله تعالیٰ نے مومنوں کو غیر مسلموں کی ہر قسم کے معاملات میں مشاہدت اختیار کرنے سے منع کیا۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»<sup>۲۶</sup>

”جس نے کسی قوم کے ساتھ مشاہدت اختیار کی وہ انہی میں سے ہو گا۔“

معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے ایسا لباس جو کافروں کے ساتھ مشاہدت رکھے اس سے بچنا چاہیے۔  
احکام حجاب سے استثنائی صورتیں:

جن لوگوں کے سامنے اور جن صورتوں میں عورت اپنا چہرہ کھول سکتی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ا) وہ لوگ جن سے احکام حجاب کا استثناء سورۃ احزاب اور سورۃ نور میں مذکور ہے۔

لَا جِنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي أَبِيَّهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا نِسَاءِهِنَّ وَلَا مَلَكَتْ يَمَائِهِنَّ وَاتَّقِيَنَ اللَّهُمَّ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكِ  
شَيْءٌ شَهِيدًا<sup>۲۷</sup>

”ان پر اپنے بارپوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنے غلاموں کے اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔“

وَلَا يُؤْدِينَ زَيْنَتْهُنَّ لَا لِيُعَوَّلَهُنَّ أَوْ أَبَاءِهِنَّ أَوْ بَعْوَالَهُنَّ أَوْ أَبْنَاءَ  
بَعْوَالَهُنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَيْتِ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَاءِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ

اِيمَانُهُنَّ أَو التَّيْعِينَ عَيْرُ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَو الطِّفْلِ الدِّيْنُ لَمْ يَظْهِرُوا عَلَى  
عَوْرَتِ النِّسَاءِ<sup>۲۸</sup>

”اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پرده کی چیزوں سے واقف نہیں۔“

مذکورہ بالادنوں آیات میں قرآن کریم نے ان اعزہ اور متعلقین کی فہرست دیدی ہے جن کے سامنے حجاب کی پابندی ضروری نہیں اور اظہار زینت کیا جاسکتا ہے۔

باپ، بیٹے، بھائی (حقیقی ہوں یا سوتیلے اور رضاعی)، بھتیجے (مذکورہ بالادنوں قسم کے بھائیوں کی اولاد) بھانجے، شوہر، سر، میل جوں کی عورتیں، ما ملکت ایمانُهُنَّ (لوئڈ یاں مراد ہیں)<sup>۲۹</sup> ملازم (جو جنسی میلان سے خالی ہو، بچے (جب بلوعت کے تقاضوں سے ناواقف ہیں))

واضح رہے کہ ان آیات میں ماموں اور چچا کا ذکر نہیں ہے مگر ان سے بھی پرده نہیں ہے۔ اس لیے کہ باپ، بیٹے، بھائی، بھتیجے اور بھانجے کا حکم ذکر کیا گیا ہے کہ عورت کے لیے ان سے پرده ضروری نہیں ہے۔ اور اس کی علت یہ ہے کہ یہ سب اس کے محرم رشتے ہیں ان سے نکاح نہیں ہو سکتا، اب اگرچہ ماموں اور چچا کا اس آیت میں ذکر نہیں ہے، لیکن محرم ہونے والی علت ان میں بھی موجود ہے اس لیے ان کا حکم بھی یہی ہے کہ ان سے عورت کے لیے پرده ضروری نہیں ہے۔<sup>۳۰</sup>

۲۔ مخطوطہ عورت، پیغام نکاح دینے والے کے سامنے چہرہ کھوں سکتی ہے۔<sup>۳۱</sup> واضح رہے کہ جہور اہل علم کے نزدیک مخطوطہ عورت کے صرف چہرہ اور ہاتھ کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لیے کہ چہرہ دیکھنے سے اس کا حسن و جمال معلوم ہو جائے گا اور ہاتھ دیکھنے سے بدن کی ساخت و بناؤٹ کا اندازہ ہو جائے گا۔<sup>۳۲</sup>

۳۔ حالت احرام میں عورت کے لیے چہرہ کھولنا جائز ہے۔  
عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:  
”اور احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے“<sup>۳۳</sup>  
لیکن غیر محروم کی موجودگی میں چہرہ کو چھپایا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے:

”کہ (دوران حج و عمرہ) سوار ہمارے سامنے سے گذرتے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ہوتے پس جب سوار ہمارے سامنے آ جاتے تو ہم اپنے جلباب اپنے سر سے منہ پر ڈال لیتیں (اس طرح کہ کپڑا منہ سے الگ رہتا) اور جب وہ گذر جاتے تو ہم پھر منہ کھول لیتے۔<sup>۳۴</sup>

۳۔ علاج کے وقت پر وہ کی پاسداری ضروری نہیں ہے۔<sup>۳۵</sup>

امام بدر الدین عینی (م ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لأن الطبيب يجوز أن ينظر موضع العورة لضرورة المداواة<sup>۳۶</sup>

”طبیب بغرض علاج پر دے کی جگہ کو دیکھ سکتا ہے۔“

علامہ حصکنی (م ۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں :

ومداوتها ينظر الطبيب إلى موضع مرضها بقدر الضرورة<sup>۳۷</sup>

”اور علاج کی غرض سے طبیب مرض کی جگہ کو بقدر ضرورت دیکھ سکتا ہے۔“

لیکن واضح رہے کہ اجنبی طبیب کے سامنے بغرض علاج اتنا جسم کا حصہ کھولا جاسکتا ہے جس کی ضرورت ہے اس لیے کہ مشہور اصول ہے:

إذ الضرورات تتقدّر بقدرها<sup>۳۸</sup>

”مجوری اور ضرورت سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ بقدر ضرورت ہوتی ہے۔“

مرد طبیب سے علاج کے لیے چند شرائط ہیں۔

۱۔ اس مرض کا علاج سوائے مرد کے اور عورت نہ کر سکتی ہو تو طبیب کے لیے عورت کو دیکھنا جائز ہے۔<sup>۳۹</sup>

۲۔ عورت موضع مرض کے علاوہ باقی جسم کو اچھی طرح چھپائے۔<sup>۴۰</sup>

۳۔ دیندار اور شریف الطبع طبیب کے ہوتے ہوئے دوسرے کسی ایسے طبیب سے علاج نہیں کرایا جاسکتا جس میں یہ مذکورہ صفات نہ ہوں۔<sup>۴۱</sup>

۴۔ بوقت علاج، عورت کا شوہر یا کوئی اور محروم وہاں موجود ہونا چاہیے۔<sup>۴۲</sup>

۵۔ مسلمان طبیب کی موجودگی میں غیر مسلم طبیب سے علاج نہ کرایا جائے۔<sup>۴۳</sup>

۶۔ قاضی کے پاس عورت اپنا چہرہ کھول سکتی ہے۔ جب فیصلہ اور گواہی عورت کے خلاف ہو۔<sup>۴۴</sup>

۷۔ ہنگامی حالات میں حجاب کی پابندی نہیں ہے۔ مثلاً غرقابی یا آگ کی حالت ہو۔<sup>۴۵</sup>

- ۸۔ معاملہ کرتے وقت یعنی، اشیاء کے لیتے، دیتے اور بیع و شراء کے وقت بھی عورت کے چہرے کی طرف نظر کی جا سکتی ہے۔<sup>۷۶</sup>
- ۹۔ تعلیم و تعلم کے وقت عورت کے لیے چہرہ کھولنے کی گنجائش ہے مگر اس کی چند شرائط ہیں۔
- ۱۰۔ وہ تعلیم ضروری ہو جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی تعلیم۔ یا کوئی ایسا پیشہ یا ہنر جس کی شدید ضرورت ہے۔
- ۱۱۔ اس علم و فن کو پڑھانے کے لیے کوئی دوسری عورت بھی میسر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی محرم پڑھانے والا ہے۔
- ۱۲۔ جواب کے ساتھ پڑھنے میں دشواری ہے۔
- ۱۳۔ پڑھنے اور پڑھانے والی عورت، مرد کے ساتھ تنہ نہ ہو، ساتھ کوئی محرم یا دیگر خواتین ہوں۔<sup>۷۷</sup>

### چہرے کے پرداہ کا مسئلہ:

چہرے کا پرداہ علماء کے درمیان شروع سے ہی زیر بحث رہا ہے۔ متفقہ میں فقہاء احناف کے ہاں عورت کے چہرے کا پرداہ نہیں ہے۔ جبکہ ائمہ شیعہ کے ہاں عورت کے لیے چہرے کا چھپانا واجب ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سورۃ النور کی درج ذیل آیت میں تفسیری اقوال کا مختلف ہونا ہے۔

وَلَا يُبَدِّلَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَاهِرٌ مِّنْهَا<sup>۷۸</sup> ”اور اپنی زینت کو ظاہرنہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے۔“

اس آیت میں ما ظہر میٹھا کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس نے چہرہ اور ہتھیلیوں سے کی ہے جس کو فقہاء احناف نے اختیار کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کی تفسیر کپڑوں سے کی ہے جس کو ائمہ شیعہ نے اختیار کیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

امام محمد بن حسن شیعیانی (م-۱۸۹ھ) لکھتے ہیں:

”امام ابو حنفیہ“ کے نزدیک آزاد عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ اس لیے کہ مفسرین نے إِلَّا مَا ظَاهِرٌ مِّنْهَا کی تفسیر سرمه اور انگوٹھی سے کی ہے۔ سرمہ چہرہ کی زینت ہے اور انگوٹھی ہتھیلی کی، چونکہ ان دو زینتوں کی رخصت دی گئی ہے۔ اس لیے اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن اگر عورت کی طرف دیکھنے سے شہوت کا اندیشہ ہو تو پھر عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔<sup>۴۹</sup>

علامہ مرغینانی (م-۵۹۳ھ) نے اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلوں کے مساوا کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول وَلَا يُبَدِّئُ زَيْنَهُنَّ لَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر سرمه اور انگوٹھی سے کی ہے اور اس سے مراد ان کی جگہ ہے اور وہ چہرہ اور ہتھیلی ہیں۔ اور اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ اور ہاتھ کے کھولنے کی ضرورت رہتی ہے کیونکہ مردوں کے ساتھ لینے اور دینے کے معاملات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے یہ نص ہے اس بات پر کہ اجنبی عورت کے پاؤں کو دیکھنا جائز نہیں ہے، اور امام ابو حنفیؓ سے روایت ہے کہ پاؤں کا دیکھنا بھی جائز ہے کیونکہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرورت ہے۔ اور امام ابو یوسفؓ کا یہ قول ہے کہ اجنبی عورت کی کلائیوں کا دیکھنا بھی جائز ہے کیونکہ عادۃ وہ بھی کھلی رہتی ہیں۔ اور اگر مرد کو عورت کی طرف نظر کرنے میں شہوت کا اندیشہ ہو تو ضرورت کے سوا عورت کے چہرہ کو نہ دیکھے۔<sup>۵۰</sup>

مذکورہ بالا حوالوں سے احناف کا موقف بڑیوضاحت کے سامنے آگیا کہ عورت کے چہرہ کی طرف بلا شہوت نظر کرنا مباح ہے۔ اور ظاہری بات ہے نظرتب ہی ہو گی جب عورت کا چہرہ کھلا ہوگا۔ مگر بعد میں آنے والے فقهاء احناف نے فساد زمانہ کے پیش نظر نوجوان عورت کی طرف نظر کرنے سے منع کیا ہے۔<sup>۵۱</sup> اور عورت کو بھی مردوں کے درمیان چہرہ کھولنے سے منع کیا ہے۔<sup>۵۲</sup>

مذکورہ بالا حوالوں کی روشنی میں عورت کے پردہ کے بارے میں احناف کے موقف کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱. چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ پورے جسم کا چھپانا ضروری ہے۔
۲. امام ابو حنفیؓ سے ایک روایت ہے کہ عورت کے پاؤں کا پردہ بھی ضروری نہیں ہے۔
۳. قاضی ابو یوسفؓ کے نزدیک عورت کے بازو کا پردہ بھی ضروری نہیں اس لیے کہ کام کا ج کے دوران عام طور پر یہ کھلا ہوتا ہے۔
۴. اگر کسی شخص کو شہوت کا اندیشہ ہو تو وہ عورت کے چہرہ کو نہ دیکھے۔

- ۵۔ مگر موجودہ حالات کے تناظر میں متاخرین فقہاء احناف نے مطلاً عورت کی طرف دیکھنے سے منع کیا ہے۔
- ۶۔ متاخرین فقہاء احناف نے قتنہ کے خوف کے پیش نظر عورتوں کو مردوں کے درمیان چہرہ سے کھولنے منع کیا ہے۔

#### امکہ ثلاثة کا موقف:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ<sup>۷۷</sup> وَلَا يُبَدِّلُنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے تحت لکھتے ہیں:  
والسلف قد تنازعوا في الزينة الظاهرة على قولين فقال: ابن مسعود ومن وافقه،  
هي الشياب وقال ابن عباس ومن وافقه: هي في الوجه واليدين مثل الكحل  
والخاتم. وعلى هذين القولين تنازع الفقهاء في النظر إلى المرأة الأحبية. فقيل:  
يجوز النظر لغير شهوة إلى وجهها ويديها وهو مذهب أبي حنيفة والشافعى  
وقول في مذهب أحمد قيل: لا يجوز وهو ظاهر مذهب أحمد؛ فإن كل شيء  
منها عورة حتى ظفرها. وهو قول مالك<sup>۷۸</sup>

”زینت ظاہرہ کی تعریف میں دو اقوال کے واقع ہونے کی وجہ سے سلف کے درمیان بحث ہوئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے موافقین کا خیال ہے اس سے مراد کپڑے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے موافقین کے خیال میں اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں اور انہی دو اقوال کی وجہ سے فقہاء کے درمیان اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے کے بارے میں بحث ہوئی ہے۔ پس یہ بات کہی گئی ہے کہ بغیر شہوت کے اجنبیہ کے چہرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ اور یہ مذهب امام ابو حنیفہ<sup>۷۹</sup> اور امام شافعی<sup>۸۰</sup> کا ہے۔ اور امام احمد<sup>۸۱</sup> کا بھی ایک قول یہی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اجنبیہ عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے اور یہ امام احمد<sup>۸۲</sup> کا مشہور مذهب ہے کہ بے شک عورت کا پورا جسم ستر ہے حتیٰ کہ اس کے ناخن بھی ستر میں شامل ہیں۔ اور امام مالک<sup>۸۳</sup> کا بھی یہی قول ہے۔“

واضح رہے کہ شافعی کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک جواز کا اور دوسرا عدم جواز کا مگر امام نووی<sup>۸۴</sup> (م-۵۶۷)<sup>۸۵</sup> نے صراحت کی ہے کہ ہمارے اصحاب نے حرمت والے قول کو اصح قرار دیا ہے۔

امکہ ثلاثة کے موقف کو نقل کرتے ہوئے مفتی شفیع لکھتے ہیں:

أما عند الجمهور فلأنهم لم يجدوا دليلا على جوازه، لاختيارهم تفسير ابن مسعود في قوله تعالى إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا بالثياب والجلباب، فبقي الوجه والكفاف تحت الجلباب المامور به<sup>۵۵</sup>

”بہر حال جہور علماء کے نزدیک عورت کے چہرہ اور ہتھیلیاں کھول کر باہر نکلنے کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور ان حضرات نے (إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ کا قول، ثیاب اور جلباب مراد لیا ہے۔ پس ان کے نزدیک چہرہ اور ہتھیلیاں جلباب کے نیچے چھپانے کا حکم باقی رہا جس کا حکم دیا گیا تھا۔“ معلوم ہوا ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت کے چہرے کا چھپانا ضروری ہے۔

فرانس میں رہنے والی مسلمان عورتوں کے لیے شرعی حل:

فرانس کے موجود حالات جن میں حجاب کے خلاف قانون سازی کی گئی ہے۔ متقد مین فقہائے احناف کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اختیار کردہ رائے کے پیش نظر فرانس کی مسلمان عورتوں کے لیے یہ حل نکالا جاسکتا ہے کہ وہ اگر مجبوری کی حالت میں چہرہ کاپر دہ نہ کریں تو ان کے لیے گنجائش ہے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تفسیر کی بھی یہی توجیہ کی ہے کہ چہرہ اور ہاتھ کا کھولنا مجبوری کی حالت میں ہے۔<sup>۵۶</sup>

اور درج ذیل دلائل سے بھی اس موقف کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

«كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ حَشْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَنْتَنِرُ إِلَيْهَا، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخِرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحِجَّةِ أَذْرَكْتُ أُبِي شَيْحًا كَبِيرًا، لَا يَتَبَتَّ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأُخْجِعُ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ»<sup>۵۷</sup>

”کو فضل، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ خشم کی ایک عورت آئی تو فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھ رہی تھی اور نبی اکرم ﷺ فضل کی نگاہ دوسری طرف پھیر رہے تھے، اس عورت نے عرض کیا، یا رسول ﷺ نے اپنے بندوں پر حج فراغ کیا ہے، لیکن میرا باپ، بہت بوڑھا ہو گیا ہے وہ

سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔“

اور ترمذی کی روایت میں ہے:

**فَقَالَ الْعَبَاسُ:** يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ لَوْبَتْ عُنْقَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: «رَأَيْتُ شَابًا وَشَابَةً فَلَمْ آمِنْ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا»<sup>۵۸</sup>

”حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنے چپزاد بھائی کی گردن کیوں پھیر دی، آپ ﷺ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔“

حضور اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا رخ پھیر دیا لیکن اس عورت کو چہرہ چھپانے کا حکم نہیں دیا، اگر چہرہ چھپانا ضروری ہوتا تو آپ ﷺ اس عورت کو بھرے مجھ میں چہرہ کھلا رکھنے پر تنبیہ کرتے اور اور خاص طور پر ایسی حالت کہ لوگ اس عورت کے حسن کی وجہ اس کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔ گواں حدیث کے بہت سے جواب دیے گئے ہیں، مگر اس حدیث میں بہر حال یہ احتمال ہے کہ عورت کے لیے چہرہ کا پرداہ واجب نہ ہو۔  
چنانچہ قاضی ثناء اللہ (م-۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں:

واستبط ابنقطان من هذا الحديث جواز النظر عند الامن من الفتنة من

حيث انه لم يأمرها بتغطية وجهها<sup>۵۹</sup>

”ابنقطان نے اس حدیث سے مستبطن کیا کہ فتنہ سے امن میں ہونے کی صورت میں عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو چہرہ چھپانے کا حکم نہیں دیا۔“

۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْحُجْبَةِ، بِعِيرٍ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ قَامَ مُتَوَسِّطًا عَلَى بِلَالٍ، فَأَمَرَ بِتَقْفُوِ اللَّهِ، وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ، ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّ أَكْثَرَنَ حَطَبَ جَهَنَّمَ» فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِيَطَةِ النِّسَاءِ سَقْعَاءُ الْحَدَّيْنِ، فَقَالَتْ: لِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

«لَا إِنْكَوْنَ تُكْبِرُونَ الشَّكَاهَ، وَتُكْفِرُونَ الْعَشِيرَ» ، قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلَيْهِنَّ، يُلْقِيَنَ فِي ثُوبِ بِلَالٍ مِنْ أَفْرَطِهِنَّ وَحَوَّلَهِنَّ»<sup>۴۰</sup>

”کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کے دن نماز کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خطبے سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی پھر بلاں رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے کھڑے ہو گئے، اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی اطاعت کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی پھر عورتوں کے پاس جا کر ان کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا کہ صدقہ کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں، عورتوں کے درمیان سے ایک سرخی مائل سیاہ رخساروں والی عورت نے کھڑے ہو کر عرض کیا کیوں؟ یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: کیونکہ تم شکوہ زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری، حضرت جابر فرماتے ہیں وہ اپنے زیوروں کو صدقہ کرنا شروع ہو گئیں حضرت بلاں رضی اللہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔“

حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اکثر جہنم کا ایندھن ہیں تو ایک سرخی مائل رخسار والی عورت نے کھڑے ہو کر سوال کیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اس کے گالوں کی کیفیت کا علم اس لیے ہو سکا کہ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا معلوم ہوا عورتوں کے لیے چہرے کا چھپانا ضروری نہیں ہے۔ اس حدیث کے بھی بہت سے جوابات دیے گئے ہیں مگر بہر حال یہ احتمال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ عورت کے لیے چہرہ کا پرداہ واجب نہ ہو۔

عورتوں کے چہرے کے پرداہ کے حوالہ سے دونوں فتنم کی روایات موجود ہیں بعض نصوص چہرے کے پرداہ کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں تو بعض سے جواز معلوم ہو رہا ہے لہذا روایات میں مطابقت و موافقت پیدا کرتے ہوئے یہ قول اختیار کر لیا جائے کہ عمومی حالات جس میں کوئی مجبوری نہ ہو عورت کے لیے چہرہ کا پرداہ ضروری ہے اور ہنگامی و مجبوری کے حالات میں رخصت ہے۔ اسی کے ساتھ لاحق کرتے ہوئے فرانس کے موجودہ حالات کے تناظر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ تفسیر جس کو احناف نے اختیار کیا ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے یورپ میں حجاب کے خلاف قانون سازی سے متاثر ہونے والی خواتین اسلام کے لیے حالات اضطرار کے ساتھ لاحق کرتے ہوئے یہ حل نکالا جاسکتا ہے کہ چہرہ کے علاوہ باقی جسم کو اچھی طرح چھپا کر نکلیں تو اس کی گنجائش ہے۔

اس لیے کہ شریعت اسلامیہ نے حالت اضطراری کا اعتبار کیا ہے۔ اور حالت اضطرار میں احکام شرعیہ پر عمل کی رخصت دی گئی ہے۔  
امام سرخسی (م ۵۸۳ھ) لکھتے ہیں:

الضرورات تبیح المظورات<sup>۱۱</sup> ”ضرورتیں منوع چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں۔“

قرآن کریم نے مجبوری کی حالت میں بقدر ضرورت مردار اور خزیر کھانے کی اجازت دی ہے ۱۲ اسی اصول پر فقہاء نے بہت سے مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ مثلاً حلق میں لقمہ اٹک جائے اور شراب کے علاوہ کوئی اور چیز نہ ہو تو شراب کا استعمال مباح ہو گا، جان بچانے کے لیے زبان سے کلمہ کفر کا تلفظ کیا جاسکتا ہے وغیرہ<sup>۱۳</sup> چنانچہ اگر فرانس میں مقیم خواتین جن کو اس پابندی کی وجہ سے دشواری کا سامنا ہے ان کی حالت کو اضطراری قرار دیتے ہوئے چہرے کے پردہ سے رخصت دی جاسکتی ہے۔ اس لیے کہ شریعت اسلامیہ کے احکامات کا اصل مقصد لوگوں کو تکلیف دینا نہیں بلکہ آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ المذا احکام و قوانین میں ایسی تنگی اور دشواری نہیں ہے ہو جو انسان کی برداشت سے باہر ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ<sup>۱۴</sup> ”اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہے: لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا<sup>۱۵</sup> ”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق۔“

احکام شرعیہ سے مقصود سہولت اور آسانی بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ<sup>۱۶</sup> ”اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا۔“

اسی طرح ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«مَا حُبِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَحَدَ أَيْسَرُهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا مُحَمَّداً»<sup>۱۷</sup> ”نبی کریم ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ آسان کو لیتے جو گناہ نہ ہوتا۔“

اسی طرح احکام شرعیہ کے نزول میں تدریجی اصول کا فرمارہا ہے۔ ایک ہی دفعہ تمام اوامر و نواہی کا مطالبه نہیں کیا گیا بلکہ سال کے عرصہ میں حالات و زمانہ کی مطابق احکامات پر عمل درآمد کرایا گیا۔ مثلاً پہلے شراب کی حرمت سے پہلے اس حکم پر عمل کرنے کے لیے راہ ہموار کرتے ہوئے شراب اور جوئے کو بڑا کناہ قرار دیا گیا<sup>۱۸</sup> اور اس کے بعد نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا۔<sup>۱۹</sup> اور پھر آخر میں ان

سے بچنے کا حکم دیا گیا۔<sup>۲۷</sup> تدریجی اصول اور حالات و زمانہ کی رعایت کے ثبوت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے واضح ہے:

إِنَّمَا نَزَّلَ أَوَّلَ مَا نَزَّلَ مِنْهُ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّىٰ إِذَا  
ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَّلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَّلَ أَوَّلَ شَيْءًا: لَا تَشْرِبُوا  
الْخَمْرَ، لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَّلَ: لَا تَرْبُوا، لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الرِّنَا  
أَبَدًا،<sup>۲۸</sup>

”سورت مفصل میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی ہے جس میں جنت اور جہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہوئے تو حلال و حرام کی آیت نازل ہوئی اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم کبھی شراب نہ چھوڑیں گے اور اگر یہ آیت نازل ہوتی کہ زنانہ نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز نانہیں چھوڑیں گے۔“

مذکورہ بالاحدیث اس بات کی وضاحت کر رہی ہے کہ قرآنی احکام کا نزول مصلحت کے ساتھ تدریجیا ہوا ہے۔ جس میں حالات اور زمانہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مذکورہ بالا نصوص کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرانس کے موجودہ حالات میں فرانسیسی خواتین کے لیے حالت اضطرار کے پیش نظر چہرے کا پرده ضروری نہیں ہے۔

**خلاصہ کلام:**

اسلامی تعلیمات فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں جن پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا حصول ممکن ہے۔ اسلام نے انسانی زندگی کے مختلف گوشوں کے بارے میں مکمل ہدایات و تفصیلات پیش کی ہیں۔ ان میں کچھ مسائل ایسے ہیں جن کا تعلق مردوں سے ہے اور کچھ کا تعلق عورتوں سے ہے۔ حجاب کا تعلق عورتوں سے ہے تاکہ اسلامی معاشرہ میں رہنے والے مردوں عورت کی عفت کی حفاظت ہو۔ ائمہ شلاش کے نزدیک عورت کے لیے پورے جسم بشمول چہرہ کا چھپانا ضروری ہے۔ جبکہ متقد میں فقہائے احناف کے ہاں عورت اپنی ہتھیلیاں اور چہرہ کو کھول سکتی ہے۔ اور شہوت سے بے خوف ہونے کی صورت میں مردان کی طرف دیکھ سکتا ہے، لیکن اگر شہوت کا خوف ہو تو پھر وہ ان کی طرف نہ دیکھے۔ اور متاخرین احناف نے فتنہ کے خوف سے چہرہ کا پرده ضروری قرار دیا ہے۔ فرانس کے موجودہ حالات کے تناظر میں کہ عورتوں کے لیے چہرے کے حجاب پر پابندی عائد کردی گئی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ و سزا مقرر

ہے۔ وہاں پر رہنے والی مسلمان عورتوں کے لیے متعدد میں فقہائے احتجاف کے مطابق مجبوری کی حالت میں چہرہ کھولنے کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے۔ عوامی مقامات جہاں مردوں کی کثرت ہے اور وہ جگہیں جہاں عورتوں کے چہرہ کی شناخت کی ضروری ہے وہاں وہ کم سے کم جائیں اور نہایت سادگی کے ساتھ باہر نکلیں۔

### حوالہ جات :

<http://www.urdutimes.com/international/35-general/47060-2010-09-15-10->

- 1 10-14
- 2 البيهقي، احمد بن الحسين، ابو بكر، شعب الایمان، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ، جلد ۵، صفحہ ۲۶۷
- 3 مفتی شفیع، احکام القرآن، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۱۴۱۳ھ، جلد ۳، صفحہ ۳۰۶
- 4 ایضاً، جلد، صفحہ ۳۰۷
- 5 مفتی شفیع، معارف القرآن، کراچی، ادارۃ المعارف، طبع جدید مئی ۲۰۰۵ء، جلد ۷، صفحہ ۲۱۰
- 6 القرآن، الاحزاب: ۵۳
- 7 الجصاص، ابو بکر احمد بن علی بن الرازی، احکام القرآن، بیروت، دارالحیا التراث العربی، ۱۴۰۵ھ، جلد ۵، صفحہ ۲۲۲
- 8 القرآن، الاحزاب: ۵۹
- 9 جصاص، احکام القرآن، جلد ۵، صفحہ ۲۳۵
- 10 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، الحبستاني، السنن، بیروت، المکتبۃ العصریہ، سن، جلد ۲، صفحہ ۱۶۷
- 11 مسلم بن الحجاج، الامام، الصحیح، بیروت، دارالحیا، التراث العربی، سن، جلد ۲، صفحہ ۲۰۶
- 12 ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت، دارالمعرفت، ۱۴۱۳ھ، جلد ۹، صفحہ ۳۳۷
- 13 القرآن، الاحزاب: ۳۳
- 14 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، مصر، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۴۹۵ھ، جلد ۳، صفحہ ۳۷۶
- 15 الدر حلوي، شاہ ولی اللہ، الامام، حجۃ اللہ البالغ، بیروت، دارالجیل، ۱۴۲۶ھ، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳
- 16 مسلم، جلد ۳، صفحہ ۱۷۰۹
- 17 القرآن، الاحزاب: ۵۹
- 18 اس کی دلیل و مأخذ قرآن کریم کی سورۃ نور کی آیت ۳۱، اور سورۃ احزاب کی آیت ۵۹ ہے۔ جس پر تفصیلی بحث آگے آرہی ہے کہ استثناء سے کیا مراد ہے۔

- ١٩ القرآن، الاحزاب: ٣٣  
مسلم، جلد ٣، صفحہ ١٢٨٠
- ٢٠ الترمذی، جلد ٥، صفحہ ١٠٢
- ٢١ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحيح، دار طوق النجاة، ١٤٢٢ھ، جلد ٧، صفحہ ١٥٩
- ٢٢ القرآن، الحدید: ١٢  
ابن تیمیہ، نقی الدین، احمد بن عبد الجلیم، اقتداء الصراط المستقیم لخالق اصحاب الجہیم، بیروت، دار عالم الکتب، ١٤١٩ھ، جلد ١، صفحہ ٢٩٠
- ٢٣ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء، تفسیر القرآن العظیم، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ، جلد ٨، صفحہ ٥٣
- ٢٤ ابو داؤد، جلد ٣، صفحہ ٣٣
- ٢٥ القرآن، الاحزاب: ٥٥  
الخازن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، تفسیر الخازن لمسنی لباب التاویل فی معانی التنزیل، بیروت، دار الفکر، ١٩٧٩ء، جلد ٥، صفحہ ٧٠
- ٢٦ القرآن، النور: ٣١  
الخازن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، تفسیر الخازن لمسنی لباب التاویل فی معانی التنزیل، بیروت، دار الفکر، ١٩٧٩ء، جلد ٥، صفحہ ٧٠
- ٢٧ الکاسانی، علاء الدین، البدائع والصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت، دار الکتاب العربي، ١٩٨٢ھ، جلد ٥، صفحہ ١٢٢
- ٢٨ النووی، یحیی بن شرف، ابو زکریا، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت، دار احیاء التراث العربي، ١٤٩٢ھ، جلد ٩، صفحہ ٢١٠
- ٢٩ ابو داؤد، السنن، جلد ٣، صفحہ ١٢٥  
ابو داؤد، جلد ٢، صفحہ ٧٠
- ٣٠ رازی، محمد بن عمر بن حسین، ابو عبد اللہ، مفاتیح الغیب، بیروت، دار احیاء التراث العربي، جلد ١، صفحہ ٣٣٨
- ٣١ العینی، بدر الدین، محمود بن احمد، البناۃ شرح الهدایہ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٠ھ، جلد ٢، صفحہ ٣٢٥
- ٣٢ حصکفی، علاء الدین، در مختار، بیروت، دار الفکر، ١٤٨٢ھ، جلد ٢، صفحہ ٣٧٠

- ٣٨ حصکفی، در مختار، جلد ٢، صفحہ ٣٧٠
- ٣٩ ابن نجیم، زین الدین، الجھر الرائق شرح کنز الدقائق، بیروت، دار المعرفت، سان، جلد ٨، صفحہ ٢١٨
- ٤٠ ابن نجیم، الجھر الرائق، جلد ٨، صفحہ ٢١٨
- ٤١ رازی، مفاتیح الغیب، جلد ١، صفحہ ٣٣١
- ٤٢ درویش مصطفیٰ حسن، فصل الخطاب فی مسئلة الحجاب والنقاب، قاهرہ، دار الاعتصام، سان، صفحہ ٢٧٢، ۱
- ٤٣ درویش مصطفیٰ حسن، فصل الخطاب فی مسئلة الحجاب والنقاب، صفحہ ٢٧٢، ۱
- ٤٤ حصکفی، الدر المختار، بیروت، دار الفکر، ١٣٨٦ھ، جلد ٢، صفحہ ٣٧٠
- ٤٥ رازی، محمد بن عمر بن حسین، ابو عبدالله، تفسیر الفخر الرازی، بیروت، دار احیاء التراث العربي، جلد ١، صفحہ ٣٣١
- ٤٦ الکاسانی، البدائع والصنائع، جلد ٥، صفحہ ١٢٢
- ٤٧ الز حلیل، وصیۃ، ڈاکٹر، الفقه الاسلامی وادله، دمشق، دار الفکر، سان، جلد ٣، صفحہ ٢٠٣
- ٤٨ القرآن، النور: ٣١
- ٤٩ الشیبانی، محمد بن حسن، ابو عبدالله، الامام، الاصل المعروف بالمبسوط للشیبانی، کراچی، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ، سان، جلد ٣، صفحہ ٥٨
- ٥٠ المرغینانی، علی بن ابی بکر، برھان الدین، البهایہ فی شرح بدایۃالمبتدی، بیروت، دار احیاء التراث العربي، سان، جلد ٣، صفحہ ٣٦٨
- ٥١ ابن نجیم، الجھر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد ١، صفحہ ٢٨٣
- ٥٢ الحصکفی، الدر المختار، جلد ١، صفحہ ٣٠٦
- ٥٣ ابن تیسیہ، تقی الدین، احمد بن عبد الحکیم، مجموع الفتاوی، السعودیہ، مجمع الملك فہد لطبعۃ المصحف الشریف، مجمع الملك فہد لطبعۃ، ١٤١٦ھ، جلد ٢٢، صفحہ ١١٠
- ٥٤ النووی، یحییٰ بن شرف، المخاتخ شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت، دار احیاء التراث العربي، ١٤٩٢ھ، جلد ١، صفحہ ١٨٣
- ٥٥ مفتی شفیع، احکام القرآن، جلد ٣، صفحہ ٣٦٩
- ٥٦ مفتی شفیع، احکام القرآن، جلد ٣، صفحہ ٣٧٠
- ٥٧ البخاری، اصحیح، جلد ٣، صفحہ ٨١
- ٥٨ الترمذی، السنن، جلد ٣، صفحہ ٢٢٣
- ٥٩ المظھری، شاہ اللہ، قاضی، الفسیر المظھری، پاکستان، مکتبۃ الرشیدیہ، ١٤١٢ھ، جلد ٢، صفحہ ٣٩٣

- ٦٠ مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۰۶
- ٦١ السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، بیروت، دار المعرفت، ۱۴۱۳ھ، جلد ۱۰، صفحہ ۱۵۲
- ٦٢ القرآن: البقرہ: ۷۳
- ٦٣ ابن نجیم، زین الدین ابراہیم، الاشباه والنظائر، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ جلد ۱، صفحہ ۳۷
- ٦٤ القرآن، الحج: ۸۷
- ٦٥ القرآن، البقرہ: ۲۸۶
- ٦٦ القرآن، البقرہ: ۱۸۵
- ٦٧ البخاری، الجامع <sup>لصحیح</sup>، جلد ۳، صفحہ ۱۸۹
- ٦٨ القرآن: البقرہ: ۲۱۹
- ٦٩ القرآن: النساء: ۳۳
- ٧٠ القرآن: المائدہ: ۹۰
- ٧١ البخاری، الجامع <sup>لصحیح</sup>، جلد ۲، صفحہ ۱۸۵